

# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۲۴ - جلد ۸ | لودیانہ ۳۰ جون ۱۹۰۸ء | قیمت فی پرچہ پائی

## گلدستۂ اخبارات

# نور افشاں

—— ہمارے صیغہ مراسلات میں ایک اور مضمون نسبت سود درج ہے سو واضح رہے کہ راقم مضمون نے کچھ سود کی بابت سابق اوراق میں لکھا ہے وہ اُنکا جواب ہمارے پرچہ مطبوعہ ۲۹ اپریل میں درج ہو چکا ہے اب سیر تنا اور زیادہ دراز کرنا مناسب سمجھتے ہیں کہ اگر کوئی بھائی دینی کام میں ہو کر اُسی کام کی اجرت سے پرورش پا کر فی الواقع ایسا لالچ واقع اور غضب کا بڑھ رہی جو اصل مال میں [illegible] ہوتا تو بیشک انجیل مقدس کے احکام کے خلاف ہوتا [illegible] حال اس قابل ہے کہ جس سوسائٹی سے پرورش پاتا ہو وہ اُسکی نگرانی کی صورت تحقیقات بکر اخذ اجرت دینے سے کسی طرح کا جواب [illegible] کیونکہ مسیحی دین کا اصل اصول محبت اور نفس کشی ہے [illegible] بالفعل اُس کا انجام نفس پرور اور خود غرضی اور حیلہ دونوں باہم متضاد ہیں یا اجتماع ضدین محال ہے ٭

اِس قدر ہم کا منشا یہ نہیں ہے کہ گانٹھ ہوئے بیل کا مسئلہ دہرایا جاوے کیونکہ اُسکو خود خداوند نے منع کیا ہے بلکہ واجب ہے کہ وہ جو صرف خادم دین اور دین کے ہی کام میں رہتا ہے وہ بیچارے لوگوں کے ذریعہ سے پرورش پاتا ہے لیکن وہ جو دین کی طفیل پرورش پاتا ہے اور غریب بھائیوں کو دکھ دینا شعار رکھتا ہے شریعت کے خلاف بلکہ شریفوں کی نظر میں سخت مجرم ہے اُسکو اس جرم سے قابل کہ جیسے کوئی بھی دلیل باعث بخشش نہیں ہو سکیگی ٭

سائل نے اپنے اِس سوال کا جواب بعض ہمعصر صاحبوں سے طلب کیا ہے سو اُنکو واضح رہے کہ جیسے ہم نے گذشتہ ماہ اُنہیں میں سے ایک صاحب کا ذکر [illegible] ٭

—— مسٹر سوگر گریفن صاحب نے ایک مراسلہ دارالسلطنت کے ایک عالم کے پاس بھیجا تھا جسکے جواب میں اس عالم نے لکھا ہے کہ جس حالت میں میں اسلام کا ایک رکن ہوں اور گورنمنٹ انگریزی کی یہ خواہش ہے کہ تخت کابل پر کوئی مسلمان امیر بٹھلایا جاوے تو میں اُمید رکھتا ہوں کہ انگریزوں کی ہرگز مخالفت نہ کرینگا ٭

یقین کیا جاتا ہے کہ افغانستان کے باشندے سردار عبد الرحمان خان کی آمد کے منتظر ہیں ٭

—— ریاست امیرکن کے اخبار میں لکھا ہے کہ [illegible] ہوا کہ تمام برلن میں جو کہ سلاطین یورپ کی ایک کانفرنس جلسہ کریگی اور اس جلسہ میں یہ معاملہ پیش ہوگا کہ سرحد یونان کا کیا انتظام کرنا چاہئے ٭

جس حال میں کہ آئیندہ واقعات کے آثار ظاہر ہوتے جاتے ہیں تو یقین ہے کہ سلطان روم کو آزادگی حاصل کرنیکا موقع ملیگا ٭

—— صاحب اخبار ککشمیر جنس روانے ہیں کہ ماہ گذشتہ میں پانچ جوان پنجاب سے انگلستان میں تعلیم پانیکے لئے گئے تھے جنکے نام یہ ہیں۔ مسٹر فیلک چترجی کیپ جو بیرسٹری میں امتحان بر دس سکتے داخل ہوئے کالا سنگھ کپور تھلہ جناب پادری گلپ صاحب الہ آباد مسٹر وہ بنارا خند صاحب ان دونوں نے ڈاکٹری علم کی تعلیم پانیکے لئے گئے ہیں مسٹر جارچ سیم گولکنا تھ صاحب فرزند جناب پادری گولکنا تھ صاحب بذات خود بیرسٹری کا امتحان دینگے اور مسٹر ہرمی گولکنا تھ صاحب امریکہ میں پادری کے عہدہ کی تعلیم پانیکے لئے گئے ہیں ٭

—— یوپ امریکہ پنجاب تمام ایپسا طاقت روم سے معلوم ہوا کہ سال گذشتہ میں ۲۳۳ بالغ مرد کلیسیا میں داخل ہوئے جنمیں سے دس [illegible] میں سے [illegible] قصبہ [illegible] کے کرکیوں نے مصطباغ پایا [illegible] کے علاوہ میں وہ دو جا [illegible] جنمیں ۳۰ آدمی خود دکھان شامل ہیں ٭

خداوند اُن کلیسیا کے بھائیوں کو ہر طرح کی روحانی برکتوں میں ترقی دیوے ٭

—— روم کی تواریخ میں لکھا ہے کہ انگلینڈ میں ایک جوان شخص کو ترقی کا شوق تھا مگر ترقی ہو جیسی بعض جوان مذکور کے تحت کے بادشاہ روم کو بذریعہ عرضی آگاہ کیا کہ وہ شخص جسکی آپ اب ترقی کیا چاہتے ہیں عیسائی ہے اور بموجب قانون مجوزہ حضور وہ مستحق ترقی کا نہیں ہے کیونکہ وہ شخص باعث عیسائی ہونے کے عہدہ جلیل کے بھی لائق نہیں ہے۔ چنانچہ بادشاہ نے اُس جوان کو اپنے روبرو بلوایا اور اُس سے پوچھا کہ کیا تو عیسائی ہے اُسنے جواب دیا کہ ہاں میں عیسائی ہوں۔ بادشاہ نے اُسکو کہا کہ میں تجکو دین کی بابت دیتا ہوں کہ اس دین عیسوی کو ترک کر دے تو تجکو عہدہ دیا جاویگا اور اگر وہ عہدہ کو تو نہیں چھوڑتا بلکہ عیسائی دین کو نہ چھوڑیگا تو تمہارا سر اُڑا دیا جاویگا۔ چنانچہ اسکے بعد بادشاہ کے حکم سے ایک پادری اُس جوان کے پاس بھیجا گیا اور اُسکو کہا گیا کہ جاکر خود اپنے باپ کے پاس رکھو یا اور کہا کہ اب تم کسکو پسند کرتے ہو یا خداوند کو یا بادشاہ کو اگر انجیل پسند کرتے ہو تو جان دینی پڑیگی اور اگر بادشاہ کو پسند کرتے ہو تو عہدہ کے لئے عزت دار ہو جاؤگے بلکہ بادشاہ تمکو بڑی خوشی کے ساتھ عزت دیگا۔ پس اب بتلاؤ کہ تم کسکو پسند کرتے ہو۔ جوان نے کہا کہ میں عزت اور خوبصورت دو صاحب دولت تھا بلکہ میں انجیل کو پسند کرتا ہوں۔ پس تین گھنٹے کے بعد جوان کا سر تن سے جدا کیا گیا ٭

کاشکہ اِس قسم کا ایمان دنیا میں زیادہ موجود ہے۔ اور کاشکہ وہ جوان دنیا میں بہت پیدا ہوں جو اپنے خداوند کی خاطر جان دینے کو بھی تیار ہوں ٭

مطبع امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ولیم [illegible] صاحب کے اہتمام سے چھپا

# بقیہ تسہیل الافہام دافع الاوہام

## دربیان متشابہات قرانی

هو الذی انزل علیک الکتب منه آیات محکمات هن ام الکتاب واخر متشابهات فاما الذین فی قلوبهم زیغ فیتبعون ما تشابه منه ابتغاء الفتنة وابتغاء تاویله وما یعلم تاویله الا الله ۔ انتہا ۔ ترجمہ یعنے اللہ وہ ہے جسنے اتاری تجھ پر کتاب اس میں بعض آیات محکمات ہیں سو جڑ ہیں کتاب کی اور دوسری متشابہات سو جنکے دل برگشتہ ہیں وے پیروی کرتے ہیں متشابہات کی تلاش کرتے ہیں انکی تاویل کی اور انکی تاویل کوئی نہیں جانتا بجز اللہ کے۔ فقط جاننا چاہئے کہ قران ایک کتاب ہے کہ جسکے مطالب و مقاصد دو قسم کے ہیں قسم اول محکمات کہ وہ جڑ ہیں کتاب کی یعنے بنیاد قران کی آیات محکمات پر ہے و قسم دوم متشابہات ہیں کہ جنکے مطالب و معانی ایسے مخفی ہیں کہ وہ بذریعہ عقل دریافت نہیں ہو سکتے ہیں اور نہ کوئی ان کے حل کرنیکی قدرت و استعداد رکھتا ہے کیونکہ وے متشابہات سے ہیں کہ جنکا ثابت ہونا بہت مشکل ہے کیونکہ مصنف قران انکے حل ہونے کی نفی کرتا ہے اور یہہ کہتا ہے کہ بجز خدا کے ان کی تاویل و تفسیر کوئی نہیں جانتا ہے اور جو لوگ کہ ان کی پیروی کرتے ہیں اور عقل سے انکی تفسیر و تشریح کرتے ہیں انکے دل بجائی سے برگشتہ ہیں اسلئے کہ وے بذریعہ عقل ثابت نہیں ہو سکتے ہیں یہانتک مصنف قران کا عجز و سلب لکھتا متشابہات صاف ثابت ہے کیونکہ وہ کہتا ہے کہ سوا خدا کے اس کے سنے کوئی نہیں جانتا ہے اگر کوئی محمدی بھائی متشابہات قرانی کی تاویل کریگا تو اسکا تاویل کرنا مصداق عاے قرانی

دلالت کریگا کہ معتقد انکا و پیرو انکو بقول مصنف قران یہہ کہا جاویگا کہ شخص تاویل کنندہ متشابہات قرانی راہ صداقت سے گمگشتہ ہے کیونکہ متشابہات کی تاویل کوئی نہیں جانتا ہے اگر کوئی مدعی ان کے انکشافات و اظہار کا دم بھریگا تو ہم اسکو بھی کہینگے کہ گویا وہ مصنف قران سے زیادہ عالم ہے کہ متشابہات کی تاویل کرتے ہیں حالانکہ صاحب قران صاف اقرار کرتا ہے کہ سوا خدا کے انکی تاویل کوئی نہیں جانتا ہے جب یہہ بات معلوم ہوئی تو اب ہم پیروان قران سے دریافت کرتے ہیں کہ آیا آپ قران کے معتقد ہیں یا غیر معتقد اگر معتقد ہیں تو ہم کو پہلے متشابہات کے معنے بتاویں اور بذریعہ عقل انکی تاویل و تفسیر بیان کریں اور اگر آپ قران کے پیرو نہیں ہیں تو آؤ پہلے ہم ملکر قران کو باطل ٹھہرا کے مصنف کو نادان ثابت کریں و جب ہم اس بحث سے فارغ ہونگے بعد انکے مسئلہ تثلیث فی التوحید کی تاویل و تفسیر میں بحث کرینگے یہہ حال مناسب یہہ ہے کہ معتقدان قران کو جو قران کی متابعت ازدل سے اطاعت کا دم بھرتے ہیں نہیں چاہئے کہ ہمارے مقابل یہہ دعوی کریں کہ جو بات سمجھ میں نہیں آتی ہے وہ قابل یقین نہیں ہے اور جو بات قابل یقین نہ ہو وہ مشکوک ہوگی اور جس مذہب میں عقیدہ مشکوک ہو وہ مذہب مشکوک ہوگا اور اگر از راہ تعصبانہ و ضدانہ یہہ بات نہ قبول کریگا تو پہلے بوجہ متشابہات قرانی قران کو مشکوک اور دین اسلام کو باطل تسلیم کرے کیونکہ متشابہات قرانی بقول مصنف قران سمجھ سے خارج ہیں اور خدا کے سوا انکی تاویل کوئی نہیں جانتا ہے اور یہی حال تثلیث فی التوحید کا ہے کہ جو عقل انسان اسکی تاویل نہیں کر سکتا ہے مگر خدا کے فضل سے اسکی سمجھ و معرفت حاصل ہوتی ہے نظر برین چند

مقامات قرانی متفرق سے ہم دریافت کرتے ہیں کہ براہ مہربانی انکا مطلب ہمکو بتادو کیونکہ ہماری سمجھ میں نہیں آتا ہے اور وہ یہہ ہیں اول سورہ حاقہ میں ہے ویحمل عرش ربک فوقهم یومئذ ثمانیة یعنے اٹھاویں گے اپنے اوپر تیرے رب کا عرش اوس دن آٹھ شخص یعنے آٹھ ملایک عرش کو اٹھاتے ہوئے ہیں قیام تک۔ دوم سورہ مومن میں لکھا ہے کہ الذین یحملون العرش ومن حوله یسبحون بحمد ربهم انتہا یعنے وے لوگ جو اٹھاتے ہوئے ہیں عرش کو اور جو اسکے گرد ہیں پاکی بولتے ہیں اپنے مالک کی اور خوبیاں یعنے حاملان و حامیان عرش اپنے مالک کی پاکی بولتے ہیں انتہا مفسران قران مثل محمد شاہ اہل سلام نے لکھا ہے کہ عرش ایک تخت ہے کہ جسکی جگہہ فلک الافلاک کے اوپر ہے اور چار فرشتے اسے اپنے کاندھے پر اٹھاتے ہیں اور خدا اسپر متمکن ہے اور یہی اشارہ آیات مذکورہ سے پایا جاتا ہے اور روز قیامت کے حاملان عرش بجاے چار کے آٹھ ہونگے اور یہہ مطلب آیت منقولہ سابقہ سے ظاہر ہوتا ہے اور قیامت کے دن خدا اسی عرش پر جلوس فرماویگا اور آٹھ فرشتگان اسکو اٹھاوینگے اور خدا اسپر بیٹھکر بندگان کے اعمال کا حساب لیگا اور یہی متشابہ آیت قرانی اور محدثین کا جواب ہم چاہتے ہیں کہ آیا قیام خدا اور وجود عرش بطریق حقیقی مذکور ہے یا کہ مجازی اگر حقیقی مذکور ہے تو دو حال سے خالی نہیں ہر یا حادث ہوگا یا قدیم اگر حادث ہے تو قبل حدوث عرش واسطے قیام خدا کے کون سا مکان مخصوص [illegible] تھا اور اگر قدیم ہے تو دلالت ثابت اسکی [illegible] دو خدا کی لازم ہوگی حالانکہ کتب اہل اسلام میں اسکی نفی [illegible] کیا

ہوا ہے اور اگرچہ جو ہر عرش بطریق مجازی مراد ہو تو اسکی کیا دلیل ہے کیونکہ فرضی عرش کا ہونا اور اسکو مجازی معنوں سے تسلیم کرنا خالی از نقصان نہیں ہے ۔ باقی آیندہ

## مسیح نے کہاں اور کب تک دینی خدمتگذاری اس دنیا میں کی

ہم نے پہلے بیان کیا کہ خداوند بیت لحم میں پیدا ہوا اور ناصرہ میں اُس نے پرورش پائی اور تیس برس کی عمر میں بپتسمہ پاکر اُس دینی خدمت کو شروع کیا جسکے واسطے وہ دنیا میں آیا تھا۔ متی مرقس اور لوقا حضرت مسیح کی گلیل کی خدمت کا بیان کرتے ہیں وے وقت کا لحاظ نہیں رکھتے اور اُنکی انجیل پڑھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ خداوند صرف ایک دفعہ مصلوب ہونے کے یروشلم میں گیا اور وہاں لوگوں کو نصیحت کی اور تعلیم دی یوحنا نے اپنی انجیل خاصکر اُن باتوں کے واسطے تصنیف کی جو اور انجیلوں میں درج نہیں ہوئیں اس انجیل سے معلوم ہوتا ہے کہ اگرچہ خداوند نے اکثر تعلیمات اور معجزے گلیل میں کئے تو بھی وقت بوقت یہودا میں آیا۔ خاصکر اُن تہواروں میں جو یروشلم میں عید کے وقت ہوتی تھیں جیسا انجیل سے نکالی ہوئی بات ثابت ہے کہ خداوند نے کتنے دنوں اس دنیا میں تعلیم دی یعنی بعضے سمجھتے ہیں تین برس اور بعضے دو برس وجہ ثبوت اسکی یہ ہے کہ یوحنا کی انجیل میں پائی جاتی ہے جو انجیل نویس چھ عیدوں کا ذکر کرتا ہے جن سے پایا جاتا ہے کہ مسیح موجود تھا +

پہلی عید فسح جو اُسکے بپتسمہ کے بعد ہی ہوئی (۲ باب کی ۱۳) - +

دوسری یہودیوں کی ایک عید (۵ باب کی ۱) +

تیسری عید فسح جس میں خداوند گلیل میں رہا (۶ باب کی ۴) -

چوتھی عید خیمہ جس میں وہ یروشلم میں گیا ظاہر نہیں بلکہ خفیہ طور پر (۷ باب کی ۲ و ۱۰) -

پانچویں تجدید کی عید (۱۰ باب کی ۲۲) -

چھٹی عید فسح جس میں وہ مصلوب ہوا (۱۲ و ۱۳ باب)

اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کی خدمت کے وقت میں تین عید فسح ہوئیں پہلے بپتسمہ کے بعد دوسری جس میں خداوند گلیل میں رہا (۶ باب کی ۴) اور تیسری وہ عید جسکے دنوں میں وہ مارا گیا اس حساب سے دو برس سے کچھ زیادہ دن نکلتے ہیں لیکن ہم دوسری عید کو جسکا ذکر ۵ باب کی ۱ آیت میں ہوا عید فسح سمجھیں تو مسیح کی خدمت گذاری میں چار عید فسح ہوئیں عالموں کے بیچ میں اس عید کی بابت گفتگو ہو رہی ہے بعضے سمجھتے ہیں کہ یہہ عید فسح نہیں تھی اُن کی یہہ حجت ہے اور آگے لکھتے ہیں کہ یوحنا کہتا ہے کہ یہودیوں کی ایک عید تھی (۵ باب کی ۱) اگر یہہ عید فسح ہوتی تو صاف ذکر کرتا کیونکہ عید فسح سب سے بڑی اور مشہور عید تھی نہ کہ اگر یہہ عید فسح ہوتی تو ضرور وہ اسکا نام لکھ دیتا جیسا نشان اور عید فسح کا ذکر کیا یہہ دونوں قول معترض کے میری سمجھ میں نہایت مستحکم ہیں لیکن انکا جواب یوں دے سکتے ہیں کہ بہت نسخے ہیں جنمیں لفظ ایک نہیں پایا جاتا بلکہ یوں مرقوم ہے کہ یہودیوں کی عید نزدیک تھی اور دوم اگرچہ یوحنا کا عام محاورہ یہی ہے کہ عید فسح کا نام سے ذکر کرے تو بھی ہم یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ وہ بغیر نام ذکر نہیں کر سکتا مقدم اور غالب رائے یہی ہے کہ یہہ عید عید فسح تھی اور اسکا سبب یہہ ہے کہ اگر ہم اسکو عید فسح نہ لیویں تو پہلی عید فسح جسکا ذکر ۲ باب کی ۱۳ میں ہوا اور دوسری جسکا ذکر ۶ باب کی ۴ میں ہوا اُنکے درمیان صرف ایک ہی سال گذرتا ہے اور اُن دونوں عیدوں کے درمیان جتنی سرگذشت وقوع میں آئیں اور انکا ذکر ہر چہار انجیل میں ہوا ہے وہ سرگذشتیں بہت معلوم ہوتی ہیں بلکہ زیادہ ہی ممکن ہے کہ ایک سال میں نہ ہوں بلکہ دو سال میں ہوں اسلئے قریب قیاس یہی نظر آتا ہے کہ مسیح کی خدمت گذاری میں چار عید فسح ہوئیں نہ تین اور اُسکی خدمت کے دن تین برس سے زیادہ یعنے ساڑھے تین برس ہوں + فقط

# مراسلات

## ہر وقت اور ہر حال میں نبی کی ضرورت نہیں

جس جس مقام میں جناب مرسل صاحب نے نبی کی ضرورت نہیں لکھا تھا وہاں ضرورت ہی لکھ دیا تھا تو ہم نے ہر ایک وجوہات کی رو سے اس کو بعد درج کئے دیتے ہیں اور ساتھ ہی مطلع کرنا بھی انسب سمجھتے ہیں کہ آپ کے مضمون کا پہلا نمبر جو عدالم ہا سے وہ بحث سے بالکل خارج ہے اس مقدمہ میں جو باتیں آپ نے تحریر کی ہیں اُن ہی کے سبب سے ہم کسی غیر نبی کی ضرورت کے قائل اور مطیع ہیں +

قریباً شروع مضمون میں آپ نے اختلاف سمجھ کے سبب کسی نبی کی ضرورت کو ظاہر قرار دیا ہے اسپر ایک نظر تو ہم پیشتر لکھ چکے ہیں اب ایک دو اور باتوں کا بیان کیا جاتا ہے ۔ اوّل یہہ کہ اختلاف سمجھ سے بائبل میں نقصان نظر نہیں ہوتا ۔ بائبل کے اجزا نے اظہار ایسے

ہیں جو ایک گل کی طرف راجع ہیں۔ اُن میں اختلاف نہیں کیں ہیں فصور نہیں۔ اختلاف عقلیہ کی طرف حواری کا اشارہ معلوم ہوتا ہے جیسا کہ غیر مجمل بتائے جانے پر لعنت کی اور کلام الٰہی سے اختلاف یا اسکی مخالفت نہیں کر سکتا ہے سبب بتلایا کہ نفسانی آدمی خدا کی روح کی باتیں نہیں قبول کرتا کہ وے اسکے آگے بیوقوفیاں ہیں اور نہ وہ انہیں جان سکتا ہے کیونکہ وے روحانی طور پر بوجھی جاتی ہیں۔ پس اگر کلام خدا اس دنیا کی حکمت سے ہوتا تو نفسانی آدمی اسے سمجھ سکتے اور ایسا اختلاف نہ ہوتا اور بدعقیوں کا کلام بھی نہ سنتے اب بھی نفسانیت کو دل سے دور کرنا ہو ضرور ہے تاکہ کوئی آدم زاد۔ دوم۔ ایک انسان سچائی کو نہ پا سکتا ہے اور دوسرا اگر ایک کو سچائی کا ایک حصہ سمجھنے کا [illegible] ایک ہے وہ دوسرے کو کوئی اور۔ اس سبب سے بھی اختلاف ضرور ہو جاتا ہے اور ظاہر ہے کہ ہر شخص کے فہم کی یکساں قدرت نہیں ہے۔ پھر اختلاف سے جو فرقہ بندیاں ہوتی ہیں۔ یہ یوں [illegible] حواریوں سے انجیل سے انحراف اور اختلاف ظاہر [illegible] بارہا [illegible] کیا ہے اسلئے انجیل اپنے کسی اظہار [illegible] فاصر نہیں جو ہر زمانہ میں ایک نہ ایک پولوس کی ضرورت [illegible] ہو وے اُسی پولوس کے نائب اب بھی کافی ہیں کہ [illegible] وغیرہ کو منتشر کریں۔ اور پھر جب ایک پولوس کے [illegible] اختلاف سمجھ کا عائد ہونا ممکن تھا تو اوروں میں [illegible] ممکن نہ ہوتا کسی اور پولوس کو نمودار ہوتے وہ [illegible] تفرقات کی حقیقت معلوم ہو جائیگی +

قولہ مسیح کا شہود دنیا پر بطور نبی کاہن اور بادشاہ کے [illegible] میں پوچھتا ہوں کہ وہ عہدے جنکی اشد ضرورت اُمت [illegible] کی تھی کیا حال کی اُمت کو نہیں ہے بے شک ہے [illegible] ہم [illegible] کہتے ہیں کہ ہم نے تو ان باتوں کی بابت کچھ [illegible] جنوں کو ہم ایک ہی حصہ کی جزو سمجھتے ہیں اور واقعی ایسا ہی ہے اور ہماری غرض اس نبی یا نبیوں سے تھی جو اس دائرہ سے باہر ہیں۔ اور اسکے ساتھ ہم یہ بھی لکھ چکے کہ مسیح کا وعدہ ساتھ رہنے اور دعاؤں کے سننے کا اور روحانی نعمتوں کی تحصیل کسی غیر نبی کی ضرورت کو اور بھی برطرف کرتی ہیں اور ان خبروں کا پتہ بھی بتا چکے اس لئے ہم کہتے ہیں کہ مسیح کا نبی اور کاہن اور سلطان ہونا اور ہر گھڑی اور ہر ساعت بلحاظ ان عہدوں کے کم انسان کی روحانی ترقی اور حاجت روائی کرنا جو پہلے زمانہ کی اُمت کے لئے کسی غیر نبی کی آمد کا باعث ضرور تھا جو مسیح کا وہ شہود دائمی اور بیشک ہم کسی غیر نبی کی عدم ضرورت کے لئے دلیل کافی ہے اور ہم جالندھری صاحب کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ انہوں نے کسی غیر نبی کی عدم ضرورت کے اظہار میں ہماری خوب مدد کی ہے +

قولہ۔ جیسی ہماری ہے ویسی کلام کے ذریعہ سے ہر وقت اور ہر ساعت وہی کلام کر رہا ہے ہوتے عالم شہود میں ظاہر کیا تھا۔ جب یہ حال ہے تو صاحب من خود ہی ظاہر ہے کہ آپکا خیال غلط ہے کہ ہر وقت اور ہر حال میں نبی کی ضرورت ہے جب مسیح موجود ہے تو پھر اس ضرورت کے کیا معنے مسیح کے ساتھ رہنے اور وہی کام کرنے کی ضرورت تھی سو وہ تو حاصل ہے اسلئے غیر غیر ہی ٹھہرا +

قولہ۔ مانا کہ وہ چلبلی آنجیل یا شیر جس کے کنارہ پر بیٹھو کھڑا ہو کے لوگوں کو وعظ و نصیحت نہیں سناتا ہاں اسکی کلام اُسی مقام پر کبھی ہوئی بدستور موجود ہے۔ برادر عزیز اُس کلام کا بدستور موجود ہونا کسی غیر نبی کی کلام کی ضرورت کا مانع ہوا یا نہ ہوا۔ عدم ضرورت کی وجہ ایک اور بھی ہے اور یہ بھی ہمارا مدعا ہے اسی کلام موجودہ کی ضرورت ہے نہ کسی اور کی اسلئے سنا و سنانے میں اور لوگوں کو سننا واجب ہے +

قولہ مسیح نے خود اپنے وقت میں بابت سے پہلے نبیوں پر اشارہ کرکے یہودیوں کو آواز بلند فرمایا تھا کہ تم لوگ کیوں انکی کلام نہیں پڑھتے ہو سو اگر حال میں نبی کی ضرورت نہیں رہی تو بتاؤ کہ مسیح کے اس خطاب سے کیا مراد تھی اس خطاب سے مراد یہ تھی کہ انبیاء سابقین [illegible]۔

پس یہی خبر ہے کہ تم لوگ ان میں یہ خبر ڈھونڈو۔ [illegible] مسیح کے نسب اور کام اور کلام اور خدمت اور رتبہ کی بابت وے سب کیا لکھ گئے تھے اور یوں میری ضرورت کے قائل ہو گے کسی غیر نبی کی ضرورت کا اشارہ نہیں کیا اور اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ انہیں کتابوں میں ڈھونڈو انہیں میں میری خبر ہے یہ حکم کسی غیر کتاب کی طرف رجوع کرنیکا مانع ہے +

جالندھری صاحب کی باقی ماندہ تحریر سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ وہ ہمارا مدعا پا گئے۔ اور جس ضرورت کا آپ ایک بیت گاتے رہے اسکا تو ذکر نہیں اسی کے تو ہم منکر ہیں اور اسی کے سبب غیروں کی عدم ضرورت کی تمہید میں ہمیں ذرا بھی پیش نہیں ہے امید ہے کہ جالندھری صاحب ہمارے مدعا کو بخوبی سمجھ جائینگے مگر جا بجا مضامین کو غور سے پڑھتے تو کبھی کے سمجھ گئے ہوتے +

راقم
[illegible]

## خط

خداپرست و سچائی کے سکھلانیوالے مفر کشیش [illegible] مشکور ہوں کہ آپ نے میرے اس سوال کا جو [illegible] کی بابت تھا۔ جواب عنایت فرمایا۔ پر افسوس کہ ان صاحب نے جنکا نام اس سوال میں مندرج تھا کہ [illegible]

لکھا ہے بندہ متفق ہوا ہے کہ [illegible] منشی دینا ناتھ صاحب نے لکھا درست و بجا ہے مگر میری عرض یہ ہے کہ اگر منشی صاحب موصوف کے گراں نہ گذرے تو سبات کی مکرر تشریح مفصل طور پر فرماویں کہ نا روا نفع کسے کہا ہے۔ اور یہ لفظ کس کے لئے استعمال کیا گیا ہے۔ آیا مشتری کے تحمل پر یا [illegible] دنیوی بیوپار کرتے ہیں۔ اور ہر طرح کا سود لیتے ہیں۔ سود و نا روا نفع [illegible] نہیں۔ پس میرے بزرگ مجھ پر مہربانی فرماویں کہ میرے دل کے شبہات دور فرماویں تو عنایت بزرگانہ سے دور نہ ہوگا۔ کیونکہ اس حالہ میں میرے دل کے خیالات نے مجھے گھبرا دیا ہے ✦ راقم

[illegible]

## سود

منظور ہو گذارش ہو ال ماقبل
اپنا یار جس نصیحت نہیں مجھے
لیجئے بزرگ پیش نظر

مجھے بڑی امید تھی کہ ان بزرگوں میں سے جنکا نام اس سوال در باب سود میں مندرج تھا کوئی بزرگ اپنے عالی خیالات کو ظاہر فرماوینگے۔ مگر افسوس کہ سوائے آپکے کسی نے دو حرف بھی تحریر نہ فرمائے۔ آپ نے جو کچھ [illegible] کے باب میں تحریر فرمایا درست و بجا ہے مگر ایک اشکال یہیں رہ گئی ہے۔ اور وہ وہی بات ہے جو مستفسر صاحب نے [illegible] ہے یوں تو سود لینے میں کچھ گناہ نہیں معلوم ہوتا مگر اس فقرہ میں کہ زیادہ سود لینا نا روا نفع ہے یا نہیں اور تقصیر و خطا کی کتنی گنجائش ہے۔ میں اس سوال کو دو حصوں میں تقسیم کرتا ہوں۔ اول اثبات۔ دوم نفی ✦

اثبات کی بابت جیسے آپ بھی فرماتے ہیں۔ کہ سود لینا جائز ہے۔ میں بھی یہی سمجھتا ہوں اور یہ بھی اسکے [illegible] ہو سکتا کیونکہ دنیوی معاملات بغیر [illegible] ہو سکتا ہے۔ غرض کتنا ہی ہو وہ سود ہے تو بھی نا روا نفع نہیں ہو سکتا۔ خیال یہ ہے کہ لفظ نا روا نفع مسیحیوں کے لئے استعمال کیا جاتا ہے وہ سود سے نہیں کچھ سروکار نہیں ہے۔ اگر کوئی ہم سے پوچھے کہ تعجب ہے کیونکہ زیادہ سود نا روا نفع نہیں ہو سکتا۔ جبکہ ایک شخص کسی دینی عہدے پر سرفراز ہے اور اپنے دنیوی بیوپار میں بھی سرگرم ہے اور روپیہ سود پر چلاتا ہے مگر کسی وقت کسی بھائی کو کچھ ضرورت ہوئی۔ تو قرض لینے کی حاجت ہوئی۔ اب اس سے فی صدی پانچ روپیہ ماہواری سود طلب ہوتا ہے۔ اب خیال کرو کہ یہ سود مہاجنوں بنیوں اور سرکاری نرخ سے بھی کہیں بڑھکر ہے۔ اور شخص مذکور لیتا ہو۔ تو کیا یہ نا روا نفع نہیں۔ البتہ یہ طریق بلکہ تین طرح سے نا روا ہو سکتا ہے۔ اول اسلئے کہ وہ دین کی خدمت کرنے سے روزی حاصل کرتا ہے۔ دوم اسلئے کہ بھائیوں سے سود لینا روا نہیں۔ سوم اسلئے کہ اسقدر [illegible] ہیں ہم اس سود کو یوزری کہینگے ✦

اب ہم معترض صاحب کو صاف جواب دینگے ✦ [illegible] زیادہ [illegible] گرچہ مذکورہ بیوپاری [illegible] نا روا نفع نہیں سبب یہ کہ بعض ہمارے پادری [illegible] زیادہ سود روا رکھتے ہیں [illegible] دین سے بڑھکر اسکام میں بہت [illegible] کرتے ہیں۔ ہم سچ بولتا ہوں جھوٹ کی عادت نہیں مجھے [illegible] کلیسیا میں ایسے نمونہ دکھاتے ہیں۔ تو ہم کیونکر کہیں کہ نا روا ہے کیا وہ کلام الہی سے واقف نہیں کیا لفظ یوزری کو نہیں جانتے ہاں سب کچھ جانتے ہیں۔ پس جو کچھ وہ کرتے ہیں درست و بجا ہے۔ [illegible] بھائیوں سے [illegible] سود [illegible] اسکے بابت [illegible] ہم اسکو کسی طرح کا [illegible] کسی طرح کا گناہ نہیں تصور کر سکتے۔ [illegible] یوزری کا خیال ہی ہمیں [illegible] ✦

اب ہم کلام الہی سے ثابت کرینگے کہ کسی طرح کا سود لینا گناہ ہے اور نا روا نفع خصوصاً اپنے بھائیوں سے اگر نہیں تو فرمائیے باپ یا کوئی اور بزرگ ان آیات ذیل کا کیا مطلب ہے اور یہ کلام اللہ میں کیوں لکھی گئیں ✦

اگر تو میرے لوگوں میں جو تیرے آگے محتاج ہیں کچھ قرض دیوے تو اس سے بیاجیوں کی طرح سلوک مت کر اور اس سے سود مت لے خروج ۲۲ [illegible] ✦

تو اس سے سود و نفع مت لے احبار [illegible] ✦

تو اپنے بھائی کو سود پر قرض نہ دیجیو [illegible] ✦

[illegible] ہر ایک اپنے بھائی سے سود لیتے ہو [illegible] میں تمہاری منت کرتا ہوں کہ ہم لوگ سود لینے سے ہاتھ اٹھاویں۔

جیسا سود لینے والے کا ویسا سود دینے والے کا بھی [illegible] ✦

سود پر نہیں دیا [illegible] حزقیل [illegible] سود پر دیا ہے اور سود کھایا ہے تو کیا وہ جیئیگا وہ نہ جیئیگا۔ اسنے یہ سارے نفرتی کام کئے۔ وہ یقیناً مر جائیگا اسکا لہو اسی پر ہوگا۔ [illegible] تیرے بیچ لوگوں نے رشوت لی [illegible] تونے بیاج اور سود لیا ہے۔ اور ظلم کرکے اپنے پڑوسی کو لوٹا ہے اور مجھے فراموش کیا خداوند یہوواہ کہتا ہے [illegible] سود کے لئے قرض نہیں [illegible] ہم زیادہ بحث نہیں کرتے ہیں البتہ [illegible]



صاحب کچھ لکھے تو ہونا ہوگا پھر اُسسے زیادہ مفصل عرض کیا جائیگا +

مولف

آزادہ رو ہوں میرا مسلک ہے صلح کل
ہرگز کبھو کسی سے عداوت نہیں مجھے

## اخبارات تار برقی

**کابل** ۱۹ مئی - تھوڑے دن ہوئے کہ تنہیں پنجاب پیادگان کے دو سپاہی اور سفرمینا کے چار سپاہی اور ایک حوالدار معہ اپنے ہتھیاروں اور گولی بارود کے بھاگ گئے ہیں اور خیال ہے کہ غزنی میں آ گئے ہیں۔ میجر ملنس صاحب نے تخمیناً چار سو پیدل اور سوار کے ساتھ ۱۹ مئی کو وہ چرخ کی گرد آوری کی۔ اور وہاں سب کو دوست پایا۔ جہاں کے ساکنان کا بیان ہے کہ محمد جان غزنی کے قرب وجوار میں ہے اور افغیسور کا اہل زمت مجمع رفتہ رفتہ کم ہوتا جاتا ہے بعض لوگوں نے ۱۹ مئی کو شہادت خان یوسفزئی کا گاؤں لوٹ لیا جہاں سے بہت رسد ملتی تھی۔ جنرل رابرٹس نے کیمپ شیر پور سے ۲۴ مئی کو خطوط بھیجے۔ اُنسے مندرجہ ذیل خبریں معلوم ہوئیں۔ ۲ سو آدمی ۱۶ مئی کو افغیسور سے دور کر موضع قلعہ سند خان میں مقیم ہوئے۔ جو جنرل رابرٹس کے کیمپ سے ۱۴ میل ہے کہ جنرل رابرٹس کے لشکر جلد ہونگی چونکہ رائے ہے کہ مستوفی کی روانگی سے ان لوگوں کو پھر جمع ہو کر تکلیف دینے کا استعمال ہوگا +

**شملہ** ۲۴ مئی - میجر وایٹ صاحب ملٹری سکرٹری اور لارڈ ولیم برسفورڈ صاحب ڈپٹی کیمپ اور ڈرین جیسے کے ٹموں کے لئے صبح بمبئی کو جائینگے امید ہے کہ لارڈ رپن صاحب ۲۸ جون کو شملہ پر پہنچینگے اور ۲۸ جون کو بمبئی سے روانہ ہونگے +

**لنڈن** ۲۸ مئی - نائب وزیر ہند نے بجواب ایک سوال کے کہا کہ جنجاد جات ہند کے انتظام پر نظر ثانی کا گورنمنٹ کا منشا نہیں ہے۔ صاحب وزیر ہند نے بجواب ایک سوال کے فرمایا کہ میں آئیندہ اجلاس میں ایک کمیٹی کیواسطے تحریک کرونگا جو ایک حق واجب بہتری حکومت ہندوستان کے مطالب اور طریق عامدہ پر غور کرے گی۔ فوراً کی وکالت میں ایک جگہ کے خالی ہونے پر سر فورد بی بارکورٹ صاحب بلا مخالفت مقرر ہوئے۔ سر گارنٹ وسلی صاحب کیپ سے لنڈن میں پہونچے +

**کابل** ۲۰ مئی - اہل شہر کی رائے ہے کہ عبدالرحمان دو ہفتے سے پہلے ترکستان کو نہ چھوڑینگے اور وزیروں کے بٹھائے جانے اور محاصل کے وصول ہونے تک وہاں ٹھہرینگے اور وہاں ایک بھاری لشکر بنی امارت کی تائید کیواسطے ہمراہ لانا چاہتا ہے جنرل رابرٹس صاحب تخت کے پیچھے پہونچ گئے ہیں اور ۲۹ مئی کو کابل پہنچینگے +

**لنڈن** ۲۶ مئی - مسٹر برٹ اخبار نویسوں کے گذرگاہ روکنے کو سکوتری کے محاصرہ کی تجویز کی ہے جنرل سکوبلاف چکسلار میں پہونچ گئے ہیں اور جلد آگے بڑھنا چاہتے ہیں +

**لنڈن** ۲۰ مئی - لارڈ چیلسلی نے ایک مسودہ بدین مضمون پیش کیا ہے کہ پروٹسٹنٹ آدمیوں کے مرنے اور دفن کی خبریں ہیچ انگلینڈ کلیسیات کے بغیر بھی گرجا کے احاطہ کے اندر ہو سکینگی +

افواہ ہے کہ نفی ترکمانوں کا سرغنہ مر گیا ہے +

**شملہ** ۲۰ مئی - چونکہ غزنی کے قریب سرداروں میں سے ایک سردار مسمی سید خان قند حار میں آیا ہے چند ڈاکہ زنی کے ایک فوز بیچی نے علو بیک کے ساتھ ایک گھسیارہ پر حملہ کرکے اُسکو خفیف سا زخمی کیا گرفتار کیا گیا اور بعد وہ پھانسی دیا گیا +

ہر جا اور شندان کے درمیانی مقامات تاربرقی بذریعہ انگریز جنگ بار کیا گیا ہے وہ افواہ ہے کہ بعبدالرحمان آدمیوں نے ظاہر جو ایک ایسے شخص کے ہمراہ ہیں جو خود کو شہزادہ کہتا ہے بعد بغاوت کے بر انگیختہ کرنیکی کوشش میں ہے +

گورنمنٹ ہند کو اطلاع دی گئی ہے کہ اس سال سلگرہ کی تقریب سے سنار ہند کے خطابوں کا گزٹ شایع نہ ہوگا +

**کابل** ۲۰ مئی - جنرل رابرٹس صاحب آج صبح کے بعض فوج کے قلعہ غلام حیدر خان سے شیر پور میں پہونچے سرحدست میدان میں جنرل بیکر صاحب پرگنہ کے شہر میں حضور ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی تقریب میں کابل کی کل فوج کی حاضری لگیں اور ۳۱ توپ کی شاہی سلامی ہوئی +

## لودیانہ

۲۴ مئی کو حضور ملکہ معظمہ کے تقریب سالگرہ حضور ملکہ معظمہ قیصر ہند پر پولیس میں جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کیطرف سے جلسہ منعقد ہوا جسمیں تمام صاحبان نامدار جگان و رئیسان و سارہ خاندان بمع رئیسوں کے علاوہ تمام ممبران میونسپل کمیٹی موجود تھے تشریف فرما ہوئے۔ بجے جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کیطرف سے ایک سپیچ دل پسند درج کیجاتی ہے۔ جناب بعہ سید شمس الدین خانصاحب بہادر اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر نے بر ہمنانی اور اُنکے جواب میں جناب شہزادہ شاہ پور صاحب نے حاضرین جلسہ کیطرف سے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کا شکریہ ادا کیا۔ اور پھر حاضرین جلسہ کو عطر و پان تقسیم کیا گیا اسکے بعد آتش بازی چھوڑی گئی۔ امسال آتش بازی بھی نہایت عمدہ تھی اور ایک گھنٹہ تک برابر

اتنشش بازی چلتی رہی ہے بجے جلسہ برخاست ہوا۔ جلسہ ہونے میں ان مبارک جشن میں کثرتی بعد ازیں یہ جلسہ جس جن صاحبوں نے شہر کو سجانے میں کوشش کی تھی ان بعض صاحبان کو خیر کے انعام بھی عطا ہوا ہے۔

## سپیچ

اے صاحبان حاضرین جلسہ میں نے آپ لوگوں کو واسطے یاد و شہرت و لطافت رنجے خیالات عمروں برداری حضرت ملکہ معظمہ قیصرہ ہند دام سلطنتہا جنکی برسب وقت رہا ہیں بلا کیا ہے اور مجکو یقین ہے کہ لوگ اس ضلع کے ان خیالات میں شوق رکھتے ہیں۔ خاص کر فی زمانہ کابل کے مفسدہ سے اس باتوں کا امتحان ہوا کہ ہزاروں آدمیوں نے نوکری سپاہگری اختیار کی اور ہزاروں نے نوکری گورنمنٹ انگلشیہ اور جنٹ سے طالب علمان امتحان شدہ گان مدرسہ جات نے نوکری وضعداری بخوشی قبول کی بہبود زمین خوشی کی بات ہے کہ تعلیم کے باعث جو سپاہیانہ طریقہ قوم زمیندار ضلع ہذا کا مشہور ہے اسپر زیرہ کی تعلیم سے کچھ کم زور نہیں ہوا بلکہ ترقی پر ہے۔ خاتمہ پر میں شکر ایزدی بجا لاتا ہوں کہ بہ نسبت شاہزادگان وسرداران وخاندان جمعہ دیگر و ساجد دمیں شامل ہے اور پھر رسالداران و صوبیداران جو اس جلسہ مبارک میں حاضر ہیں انکی کارگذاری کا تذکرہ ضرور نہیں کیونکہ سب کو مشہور اور معلوم ہے اور بہ نسبت شاہزادہ صاحبان یہ خیال کیا جاتا ہے کہ باوجودیکہ یہ سبب ہونے بلوہ انکے ملک پیدایش و قدیمی بادشاہت سے جلاوطنی مشہور رہا ہے اگر کسی قسم کی طلب ہوئی تو سچے دل سے طیار پائے گئے۔ اور خاندان جمعہ کی وجہ بھی کچھ ... [illegible]

بحر نقد

# آئینۂ قرآن

## فہرست قرآن

سیکڑوں برس سے علماء ہند کوشش کرتے رہے کہ کوئی ایسی عمدہ فہرست قرآن تیار کیجاوے کہ اسکو دیکھتے ہی فوراً قرآن کا ہر ایک مضمون و مطلب دریافت ہو جاوے مگر کسی کو کامیابی نہ ہوئی چنانچہ اس مطلب کے حل کرنے کے لئے جناب پادری ویری صاحب سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ نے کوشش کی اور ۱۸۸۸ء میں ایک فہرست قرآن اردو میں بنائی جو رومن حروف میں چھاپی گئی اور ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوگئی۔ اکثر اہل اسلام رومن حروف نہیں پڑھ سکتے اسواسطے بعضوں نے ہمسے درخواست کی کہ اگر یہ فہرست زبان اردو و حروف فارسی میں شائع ہو جاوے تو ہر ایک کو فائدہ ہو سکے۔ اس فہرست میں قرآن کا ہر ایک مطلب ایک جگہ جمع کیا گیا ہے یعنے اگر چہ کوئی دیکھنا چاہے کہ آدم کا ذکر قرآن میں کس کس سورت اور رکوع و سیپارے میں ہے تو فوراً ایک ہی جگہ معلوم ہو جاوے کہ فلاں فلاں سورت و رکوع و سیپارے میں ہے۔ اسیطرح نماز روزہ زکوٰۃ و نجات و شیطان و جہاد و کافر و دوزخ و بہشت وغیرہ کا ذکر ترتیب وار جمع کیا گیا ہے۔ اب ہمارا ارادہ ہے کہ اسکو فارسی حروف میں چھاپیں مگر جبتک کہ کم تیں سو درخواستیں ہمکو نہ پہنچیں تو ہم چھاپ نہیں سکتے اسلئے یہ اشتہار دیا جاتا ہے کہ جس کسیکو ایسی فہرست نایاب کی خریداری منظور ہو درخواست اپنی راقم کے پاس بھیجدیں جسوقت تین سو درخواستیں جمع ہو جائینگی کتاب فوراً چھاپی جاویگی۔ اس کتاب کے صفحہ قریب ۱۴۰ کے ہونگے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں پیشتر چھپنے کے پہنچینگی اُنسے قیمت فی جلد ۱۲ مع محصول اور بعد میں ۲ لیجائیگی +

راقم

سپرنٹنڈنٹ مشن پریس لودیانہ

# اشتہار

## دوائے مجرب دافع بخار

اطلاع عوام کے لئے مشتہر کیا جاتا ہے کہ سنکونا جو بیماری بخار کے لئے نہایت مجرب اور عمدہ ہے خاص شہر لودیانہ اور بڑے بڑے قصبات ضلع لودیانہ کے ہر ایک پنساری کلاں کی دوکان پر برائے فروخت رکھا گیا ہے قیمت فی پوڑی ایک پیسہ ڈبل مقرر کی گئی ہے اور ترکیب استعمال بھی پنساریوں کے پاس چھپی ہوئی ہے جو چاہے اُنسے دریافت کرے اور دوائے مذکور خریدے +

دستخط

جی۔ ای۔ ڈکنفیلڈ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر لودیانہ

امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری ویری صاحب کے اہتمام سے چھپا